



سوال

(70) رفع حاجت کے آداب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کھڑا ہو کر پیشاب کرنے والے کو گناہ گار کہہ سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«مَنْ حَذَّ ثَمَمٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعًا» (صحیح ابی عوانہ (۱۹۸/۱) والمستدرک للحاکم (۱۸۱/۱) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۱۰۱/۱) والمسند للامام أحمد (۱۳۶/۱-۱۹۲-۲۱۳))

ترجمہ: ”ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تمہیں بیان کرے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو۔ نہیں وہ پیشاب کرتے تھے مگر بیٹھ کر“

صحیح بخاری ۳۵/۱ میں ہے حدیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُبَّاهُ قَوْمٌ فَبَالَ قَائِمًا» (الحدیث)

ترجمہ: ”نبی ﷺ لوگوں کی کوڑا کرکٹ کی جگہ پر آئے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا“

تو ثابت ہو کہ ثواب بیٹھ کر بول کرنے میں ہے اور کھڑے ہو کر بول کرنے میں گناہ نہیں البتہ بول سے پرہیز نہ کرنے میں گناہ ہے۔ خواہ بول بیٹھ کر کرے یا کھڑا ہو کر کرے جیسا کہ کئی ایک صحیح احادیث سے واضح ہے مثلاً: دو قبروں کے پاس سے گزرنے والی حدیث ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور باعث عذاب کوئی بڑی چیز نہیں۔ ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا بچل خور تھا“ (بخاری۔ الوضوء۔ باب ما جاء فی غسل البول) اور ”استنہ بؤا من البول“ والی حدیث۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احكام ومسائل

رفع حاجت کے آداب ج 1 ص 97

محدث فتویٰ